حکم و حکمت

پروفیسر زاہدہ شبنم

شیر خوار بچے کے پیشاب کی طہارت اور طبی حکمت

عورت کو بحیثیتِ ماں جن فرائض کی بجا آوری میں نہایت مشقت اور تندہی کا مظاہرہ کرنا پڑتا ہے، ان میں سے ولادت کے بعد سب سے اہم 'عرصۂ رضاعت' ہے۔ جب بچہ صرف دودھ پر گزارا کر رہا ہوتا ہے، نہ تو وہ کھانا جانتا ہے اور نہ ہی اس کا کمزور نظامِ انہضام ٹھوس غذاؤں کو ہضم کرسکتا ہے، لہٰذا اسے گہری حکمتوں اور رحمتوں کے ساتھ صرف دودھ پینے کی فطری معرفت دی گئی۔ اس عرصہ میں ماں کے لیے پاکیزگی اور طہارت کا اُصول جہاں بہت ضروری ہوتا ہے، وہاں نہایت مشکل بھی۔ کیونکہ بچہ مائع غذا پر بھروسہ کرنے کی بنا پر بار بار پیشاب کرتا ہے اور چونکہ اس وقت قوتِ گویائی سے محروم ہوتا ہے لہٰذا بتا بھی نہیں پاتا، اس لیے ماں کے کپڑے وغیرہ بار بار خراب ہوتے ہیں۔ اگرچہ فی زمانہ پَیمپرز Pampers کا استعمال بڑھ گیا ہے لیکن کسی حد تک Pampers کے باوجود پیشاب سے بچے کے کپڑے تر ہو جاتے ہیں۔ دوسری طرف مسلم ممالک کی پسماندگی اور سادہ طرز بود و باش کی بنا پر بے شمار خواتین آج بھی روزمرہ استعمال میں Pampers کا دخل کم رکھتی ہیں۔

ان مسلم خواتین میں عام مسلمانوں کی طرح طہارت کے اسلامی معیار کے حصول کی حرص اگرچہ ہر حالت میں فزوں تر رہتی ہے لیکن ایسے میں شریعتِ اسلامیہ میں شیر خوار بچے کے پیشاب کے بارے میں کوئی نرمی موجود ہے؟ یہ سوال ہر مسلم خاتون کے ذہن میں اُٹھتا ہے۔

موضوع سے متعلقہ احادیث

حضرت اُمّ قیس بنت محصنؓ کی زیر حدیث[1] کے علاوہ متعدد احادیث اپنی استنادی صحت کے ساتھ کتب حدیث میں وارد ہیں جن میں رسول اللہ ﷺ سے ایسے بچے اور بچی کے پیشاب

[1] صحیح بخاری: ۲۲۳

www.KitaboSunnat.com

کے بارے میں مختلف حکم ہے جو ابھی ٹھوس غذا نہ کھاتے ہوں۔ بچی کے بارے میں احادیث سے حکم ملتا ہے کہ اس کا پیشاب ابتداے ولادت سے ہی دھویا جائے جبکہ بچے کا پیشاب ٹھوس غذا کھانے سے پہلے صرف چھینٹے مار کر پھیلا spread کر دیا جائے۔

اس سلسلہ میں حضرت اُمّ قیسؓ کے علاوہ حضرت عائشہ ②، حضرت اُمّ کرزؓ③، حضرت امّ فضلؓ④ اور حضرت علیؓ سے ⑤ بھی احادیث مروی ہیں۔ ان احادیث میں سے حضرت زینب بنت جحشؓ والی روایت کی علامہ عینی نے تضعیف کی ہے کیونکہ اس کے رواۃ میں سے لیث بن ابی سلیم ضعیف راوی ہے۔⑥ اس کے علاوہ سب احادیث صحیح ہیں جبکہ حضرت عائشہؓ اور حضرت امّ قیسؓ کی احادیث تو صحیحین میں مذکور ہیں، مزید برآں حضرت اُمّ فضلؓ کی حدیث بھی صحیح ہے۔

1. حضرت عائشہ صدیقہؓ کی حدیث کے الفاظ ہیں:

«إن رسول الله ﷺ كان يُـؤتى بالصبيان فيبرك عليهم ويحنكهم فأُتي بصبي فبال عليه فدعا بماء فأتبعه بوله ولم يغسله» ⑦

''نبی اکرم ﷺ کے پاس بچے لائے جاتے تو آپ ﷺ مبارکباد دیتے اور گھٹی دیتے۔ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا تو اس نے آپ ﷺ پر پیشاب کر دیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اس پر ڈال رچھڑک دیا لیکن اسے دھویا نہیں۔''

2. اُمّ قیسؓ کی حدیث میں لفظ فأتبعه کی بجائے فنضحه مذکور ہے۔⑧

3. حضرت علیؓ کی روایت ___ جس کو موضوع قرار دیا گیا ہے ___ یہ ہے:

«يغسل من بول الجارية ويُنضَح من بول الغلام ما لم يَطعم» ⑨

4. حضرت اُمّ فضلؓ کی روایت میں مذکر و مؤنث ہر دو بچوں کا تذکرہ ہے:

---

② صحیح بخاری: ۲۲۲ ③ سنن ابن ماجہ: ۵۲۷ ④ سنن ابن ماجہ: ۵۲۲
⑤ سنن ابن ماجہ: ۵۲۵ ⑥ تحفۃ الاحوذی: کتاب الطہارۃ، باب ما جاء فی نضح بول الغلام
⑦ صحیح مسلم: ۲۸۶ ⑧ صحیح بخاری: ۲۲۳
⑨ سنن ابو داؤد: ۳۷۷ قال الالبانی: صحیح موقوف

www.KitaboSunnat.com

«إنما يُنضح من بول الذكر ويغسل من بول الأنـثى »⑩

اس موضوع پر یہ اور دیگر متعدد احادیث اس امر پر متفق ہیں کہ رسول اللہ ﷺ شیر خوار بچے کے پیشاب کو محض چھینٹے مارتے تھے اور شیر خوار بچی کے پیشاب کو دھویا کرتے تھے۔

روایات میں یہ صراحت سے موجود ہے کہ ایسا فرق صرف عرصۂ رضاعت میں روا رکھا جاتا ہے۔ یہاں «لم يطعم طعامًا» سے مراد دودھ، کھجور اور شہد ــــ جس سے گھٹی دی جاتی ہے ــــ کے علاوہ دیگر غذائیں ہیں۔⑪ ظاہری بات ہے کہ ان غذاؤں کا استعمال عرصۂ رضاعت کے ابتدائی چند ماہ میں ہی ہوتا ہے۔

اَحادیث میں وارد الفاظ کے معانی

نَضَحَ کا معنی کپڑے پر پانی یا خوشبو چھڑکنا ہے۔ اس کا معنی ٹپکنا بھی آیا ہے۔

اور رَشَّ⑫ کا معنی پانی کا چھڑکنا یا آسمان سے بوندیں آنا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ ان دونوں الفاظ کے باہم مخالف فی المعنی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ ان کے نزدیک «رش» تنقيط المآء اور «نضح» صبّ الماء کو کہتے ہیں۔⑬ اس سلسلے میں وہ مختلف احادیث سے استدلال کرتے ہیں جن میں صب الماء کے الفاظ لم يغسل کی تصریح کے ساتھ وارد ہوئے ہیں۔⑭

فقہی اختلاف

مذکورہ بالا مرویات اور معاشرتی مساوات نیز خوراک میں فرق نہ ہونے کی بنا پر بچے اور بچی کے پیشاب کی نجاست کے حکم پر اختلاف ہوا اور فقہا کے تین موقف سامنے آئے:

① شیر خوار بچے کے پیشاب پر چھینٹے مارنا کافی ہے جب کہ بچی کا پیشاب اس عرصہ میں دھویا جائے گا۔ یہ موقف حضرت علیؓ، حسن بصری، امام زہری اور عطاء کا ہے۔⑮

② بچے اور بچی دونوں کے پیشاب کو عرصۂ رضاعت کے ابتدائی مہینوں میں دھونے کی

⑩ سنن ابن ماجہ: ۵۲۲ ⑪ فتح الباری: ۲/۴۳۱

⑫ المعجم الوسیط: ۲، ۱/ص: ۹۲۸ اور ۳۴۷

⑬ فتح الباری: ۲/۴۳۲ ⑭ ایضاً ⑮ ایضاً

www.KitaboSunnat.com

ضرورت نہیں، صرف نضح اور رشّ کے عمل سے گزارنا کافی ہے۔

یہ مؤقف امام مالک[16]، امام شافعی[17]، امام اوزاعی، اور ابن العربی کا[18] ہے۔

(۳) بچے اور بچی خواہ شیر خوار ہوں، دونوں کا پیشاب مکمل نجس ہے اور دونوں کو دھونا ہی لازم ہو گا، دونوں یا کسی ایک کو نضح یا رشّ کے عمل سے گزارنا کافی نہ ہوگا۔

یہ موقف احناف کا ہے اور مالکیہ میں سے بھی بہت سے یہی رائے رکھتے ہیں۔[19]

ان کی دلیل یہ ہے کہ بعض احادیث میں رسول اللہ ﷺ نے نضح کا لفظ غسل کے معنی میں بھی استعمال کیا ہے۔[20]

لیکن اس کا جواب 'طفل رضیع' والی حدیث سے اپنے آپ مل جاتا ہے کہ کسی بھی لفظ کو قریب تر معنی کے لیے یا غیر موضوع لہ کے لیے استعارةً استعمال کیا جاسکتا ہے، البتہ اگر اس کی تصریح یا تفسیر اسی جملے میں موجود ہو تو اسے قیاس کے ذریعے متعین کرنے کی کوشش نہیں کی جائے گی۔ چنانچہ سیدہ اُمّ قیس اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہما کی احادیث میں لم یغسل کے الفاظ نے نضح یا رش کے معنی خود متعین کردیے ہیں اور یہ راوی یعنی متکلم کے ہی الفاظ ہیں جبکہ فقہ حنفی میں اسے ہی 'مفسر' کہا جاتا ہے اور اس پر بغیر کسی احتمال کے عمل کرنا لازم ہوتا ہے۔ ایسے ہی حضرت علی اور حضرت اُمّ الفضل رضی اللہ عنہما کا عمل بمقابلہ بیان ہو رہا ہے اور جب ایک لفظ کسی دوسرے لفظ کے مقابلہ میں ہو تو بھی یہ معنوی تصریح کے لیے کافی ہوتا ہے، لہٰذا حنفیہ کا یہ موقف انتہائی کمزور ہے اور ان کی دلیل جو کہ نضخ یا رش کے معنی میں دی گئی ہے، وہ نا قابل اعتبار ہے۔ ان احادیث میں ہی واردہ کلمات سے ہی اس بات کی توضیح ہو رہی ہے کہ یہاں نضخ اور رش سے مراد غسل نہیں ہے۔

اسی طرح جن لوگوں نے بچے یا بچی ہر دو کے پیشاب کے لیے نضح اور رش کو کافی قرار دیا ہے، ان کی دلیل بھی کمزور ہے اور اوپر کے اُصول کے تحت یہ موقف بھی مردود ہے۔ البتہ پہلا موقف کہ بچہ اور بچی کے پیشاب میں رسول اللہ ﷺ نے فرق کیا ہے، حدیث کے

(۱۶) فتح الباری: ۲/۴۳۲ (۱۷) ایضاً، المعتمد: ۱/۷۷ (۱۸) فتح الباری: ۲/۴۳۲

(۱۹) ایضاً، بدایۃ المجتہد: ۱/۱۰۴ (۲۰) سنن ابوداؤد: ۲۰۷، اُصول الشاشی: ص ۲۳

www.KitaboSunnat.com

موافق ہے اور حافظ ابن حجرؒ کا بیان کردہ نضح اور رش کا فرق حدیث کے مفہوم سے قریب تر ہے۔ دراصل رش اور نضح غسل کی ہی قسم ہے لیکن غسل نہیں ہے۔

فرق کی حکمت

سوال یہ ہے کہ بچے اور بچی کے پیشاب کی خباثت ونجاست میں یہ فرق کن وجوہ و اسباب کی بنا پر کیا گیا ہے؟ علامہ ابن قیمؒ اس کے تین اسباب بتاتے ہیں :

① چونکہ بچے کو زیادہ کھلایا جاتا ہے اور مرد گھر سے باہر بھی اُٹھا کر لے جاتے ہیں، اس کے پیشاب کو اس قدر نجس قرار دینا باعثِ تکلیف تھا لہٰذا اس طرح تکلیف میں کمی کر دی گئی جو کہ شریعت کا ایک مقصد ہے۔

② چونکہ بچے کا پیشاب ایک جگہ اکٹھا نہیں گرتا بلکہ نضح کی شکل میں بکھر جاتا ہے۔ اور یہ بات طے شدہ ہے کہ اگر زہریلا مواد زیادہ جگہ پر پھیلا دیا جائے تو اس کے زہریلے اثرات کم ہو جاتے ہیں جبکہ بچی کا پیشاب ایک ہی جگہ گرتا ہے لہٰذا وہ زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور اسے دھو کر ہی خباثت دور کی جاسکتی ہے۔

③ یہ کہ بچے کے پیشاب میں حرارت اور بچی کے پیشاب میں رطوبت زیادہ ہوتی ہے اور حرارت کی بنا پر اثرات کم اور رطوبت کی بنا پر زیادہ ہوتے ہیں۔[۲۱]

علامہ ابن قیمؒ بلا شبہ اپنے علم اور بصیرت میں اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت سمیٹے ہوئے ہیں اور ان کی اسی بصیرت میں سے مؤخر الذکر دو وجوہ نہایت اہم ہیں لیکن پہلی وجہ نامناسب اور شریعتِ اسلامیہ کے معیارِ طہارت سے بعید تر ہے، اس لیے اسے تسلیم کرنا مشکل ہے۔

بچے اور بچی کے نظامِ پیشاب میں طبی فرق

بچے اور بچی کے پیشاب میں موجود فرق ایک ایسا سوال ہے جس کے جواب کی تلاش میں راقمہ/محققہ کا لمبا عرصہ صرف ہوا، لیکن اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے نبی محمد ﷺ کو سچا اور حقیقی علم دے کر بھیجا۔ اسلام کا نظریۂ طہارت نہایت جامع ہے جو بیک وقت روحانی پاکیزگی، نیت

[۲۱] تحفۃ الاحوذی، کتاب الطھارۃ، باب ما جاء في نضح بول الغلام

www.KitaboSunnat.com

کے اخلاص، بگاڑ سے محفوظ عمل، ظاہری صفائی اور نظافت، طراوتِ عقل و ذہن اور بدنی بیماریوں کی افزائش کرنے والے ماحول سے چھٹکارا پانے کے ساتھ ساتھ صحت وتندرستی کے لیے مددگار ہے، لہٰذا پیشاب کا طبی مطالعہ حدیث میں بتائے گئے شیر خوار بچے اور بچی کے پیشاب کی صفائی کے حکم میں فرق کو سمجھنے میں نہایت مددگار ثابت ہوا۔

دراصل بچے اور بچی کا پیشاب کا نظامِ اخراج بالکل مختلف ہے۔ نہ صرف نظامِ اخراج بلکہ نظامِ تولید بھی مختلف ہے۔ پھر دونوں میں جو جسمانی اور جنسی اختلافات ہیں، وہ قدرت نے اتنے زیادہ کر رکھے ہیں کہ دونوں کو ایک کر دینا کسی بھی نظریہ (Theory) کے بس میں نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں سے عام حالات میں مختلف کام لیے جاتے ہیں لہٰذا دونوں کا نظام بھی مختلف بنایا جیسا کہ دونوں کی دلچسپیاں بھی مختلف ہیں۔ (تحفۃ الاحوذی:۱/۲۳۹)

بچے اور بچی کے پیشاب میں درج ذیل فرق ہیں:

۱۔ مقدار میں ۲۔ مواد کی مقدار میں

① مقدار میں فرق

اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انسان کے اندر ایسا نظام بنایا ہے کہ وہ جو کچھ کھاتا یا پیتا ہے وہ قدرتی طریقوں سے چھانا (Filter) جاتا ہے۔ چھاننے Filtration کے مقاصد میں سے ایک یہ بھی ہے کہ خوراک میں موجود مفید اَجزا کی ایک بڑی مقدار جزوِخون یا جزوِ بدن بن سکے۔ اور غیر مفید یا نقصان دہ اجزا اَلگ ہو کر قابل اخراج ہو سکیں۔ چھاننے کا یہ عمل چوبیس گھنٹوں میں متعدد مرتبہ سرانجام پاتا ہے جس کے نتیجہ میں پانی کی دو سے پانچ (۲ تا ۵) لیٹر مقدار انسانی مثانوں میں جمع ہو جاتی ہے۔ مختلف تجرباتی تجزیوں (Analysis) سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ مؤنث اپنے مثانوں میں جمع شدہ پیشاب کی مقدار کا تقریباً ۷۵ فیصد حصہ خارج کرتی ہے اور خارج کر کے ایک ہی جگہ پر گراتی ہے جس سے اس جگہ پر مضر خود رَو جراثیم (Bacteria) کی نشوونما کا مددگار ماحول پیدا ہو جاتا ہے۔

جبکہ مذکر اپنے مثانوں میں جمع شدہ پیشاب کی کل مقدار کا تقریباً کم حصہ خارج کرتا ہے اور بقیہ غالب مقدار اندر ہی رہتی ہے جبکہ وہ کم مقدار بھی زیادہ جگہ پر پھیل جاتی ہے لہٰذا

www.KitaboSunnat.com

بیکٹیریا(Bacteria) کی افزائش کے لیے اس جگہ پر پورے طور پر مددگار ماحول پیدا نہیں ہو پاتا۔عام طور پر ماؤں کو اس کا مشاہدہ بھی ہوتا ہے کہ بچے کی نسبت بچی زیادہ مقدار میں پیشاب کرتی ہے، لہٰذا بچے کے پیشاب کے گرنے والے مقام پر صرف چھینٹے مار دینے سے اس ماحول کو مزید کمزور بلکہ بیکٹیریا کی افزائش ونمو کے لیے بالکل غیر معاون بنا دیا جاتا ہے جبکہ بچی کے پیشاب کے گرنے والے مقام پر بیکٹیریا کے لیے ماحول کو غیر مددگار بنانے کے لیے اس کو دھونا ضروری ہو جاتا ہے۔

② مضر مواد کی مقدار میں فرق

میڈیکل سائنس کی زبان میں پیشاب کے اندر موجود مواد مختلف قسم کے مرکبات ہیں، ان میں پانی کے علاوہ دیگر نامیاتی اور غیر نامیاتی نمکیات اور مختلف قسم کی پروٹین (Protiens) ہوتی ہیں۔ پھر پروٹین اور دوسرے غذائی اجزا کی توڑ پھوڑ کے نتیجے میں کچھ زہریلے مرکبات بھی پیدا ہوتے ہیں۔مثلاً اَمونیا(Ammonia)،یوریا(Uria)اور یورک ایسڈ (Urek Acid) وغیرہ۔

اور طبی سائنس میں یہ بات تسلیم کی جاتی ہے کہ ان مرکبات کی مقدار خوراک کی نوعیت کے ساتھ تبدیل ہوتی رہتی ہے۔جب مرکبات کی مقدار پر خوراک کے اثرات پڑتے ہیں تو ان مرکبات کی توڑ پھوڑ کی بنیاد پر پیدا ہونے والے زہریلے مادوں کو بھی زہریلے مرکبات کی اثر انگیزی منتقل ہو جاتی ہے۔پیشاب میں ان تمام مرکبات کے ارتکاز کا انحصار خوراک پر ہوتا ہے۔مثلاً اگر خوراک میں پروٹینز اور کاربوہائڈریٹس(Carbohydrates) زیادہ ہوں گے تو زہریلے مادّوں کا ارتکاز بھی اسی رفتار سے بڑھ جائے گا۔

یہی وجہ ہے کہ فطری نظامِ مقدار اور بار بار چھاننے Filtration کے متحرک نظام کی بنا پر وہ بچہ جو ابھی شیر خوار ہے، کے پیشاب میں زہریلے مادوں کا ارتکاز خطرناک حد تک نہیں ہو پاتا۔جبکہ شیر خوار بچی کے اندر فطری مادوں کے ساتھ ساتھ اس کے گردوں کے اندر ہونے والے Filtration کے سست عمل کی بنا پر پانی کی مقدار کم ہو جاتی ہے اور اس وجہ سے اس کے پیشاب میں زہریلے مادّوں کا ارتکاز بڑھ جاتا ہے۔فلٹریشن کا یہ عمل ایک سے زائد مرتبہ ہوتا

www.KitaboSunnat.com

ہے۔ پہلی مرتبہ نیفران (Nephrones) (خون کی چھوٹی چھوٹی نالیاں جو گردے کے اندر ہوتی ہیں) کے شروع والے حصے میں، جس کے نتیجے میں پانی کی بڑی مقدار خون سے الگ ہو جاتی ہے، یہ مقدار ۴ تا ۵ لیٹر ہوتی ہے اس کے بعد نیفران (Nephrones) کے درمیانی حصہ میں آ کر پانی کی کافی مقدار خون میں دوبارہ جذب ہو جاتی ہے۔ پانی کے ساتھ کچھ زہریلے مادے بھی خون میں داخل ہو جاتے ہیں، جس کی بنا پر اس کی Altra-filtration ہوتی ہے اور زہریلے مادے پانی کی کچھ مقدار کے ساتھ خون سے الگ ہو جاتے ہیں، جو کہ گاڑھے پانی کی شکل اختیار کر لیتے ہیں کیونکہ تقریباً ۹۰ فیصد رقیق پانی پھر سے خون کے ساتھ مل جاتا ہے۔ یہ دوسری Filtration اور دوبارہ جذب (Reab) کا عمل Nephrones کے تیسرے حصے میں وقوع پذیر ہوتا ہے۔ اس سارے عمل میں تقریباً ۱۰ فیصد پانی پیشاب کی شکل میں خارج ہوتا ہے، علاوہ ازیں زہریلے مادوں کی کثرت کی بنا پر گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔[۴۲]

پیشاب میں زہریلے مادوں کا ارتکاز اور پھر ان کی بڑی مقدار کے ساتھ جب اس کا اِخراج ہوتا ہے تو اچھی طرح دھوئے بغیر اس کی ناپاکی کے ساتھ خطرناکی بھی کم نہیں ہوسکتی۔

مختلف تجربات کے نتیجے میں طبی تجزیہ کار عورت اور مرد کے پیشاب کے زہریلے پن میں ایک واضح فرق موجود پاتے ہیں اور زہریات کی مقدار کا یہ فرق خوراک کے علاوہ فطری طور پر رکھ دیا گیا ہے۔ بلکہ یہ فرق بچے کے انتہائی ابتدائی مراحل جس میں جنس، جسم یا شکل کی ظاہری ہیئات سے بھی پہلے یعنی Gamete اور Embrio کے دور میں ہی پیدا کر دیا جاتا ہے جو کہ بڑھاپے تک یونہی چلا جاتا ہے۔اس کی ظاہری وجہ جنسی ہارمونز(Harmones) کے ساتھ ساتھ خون سے پیشاب کو الگ کرنے والے ہارمونز پر ہوتا ہے۔ اور یہی اثرات زندگی کے مختلف پہلوؤں، کردار اور اعضائے جسم کی کارکردگی پر پڑتے ہیں اور جسم میں زہریات کے عمل

---

[۴۲] Urine by Wikipedia; the free encyclopeadia
URL http://www.wikipedia.com at [Nov. 6, 2008]

www.KitaboSunnat.com

کو بھی متاثر کرتے ہیں۔(۴۳)

Epidimology (معاشرے میں ماحولیات کے اثرات سے پھیلنے والی بیماریوں کا علم) اور Toxicology (زہریات کا علم) کے مضامین میں اس پر کافی کام ہو چکا ہے اور اس کی وضاحت میں بہت کچھ موجود ہے۔

اگرچہ اس طب کے شعبے میں Gender balence desigen کو مدنظر رکھ کر مزید مطالعہ کیا جائے تو ایسے نکات سامنے آنے کی گنجائش موجود ہے جو مرد اور عورت میں مرکباتی مقدار میں فرق کا پتہ چلا سکیں۔مسلم ماہرین تجزیہ نگاروں کو نبی کریم ﷺ کی حدیثِ مبارکہ کو بنیاد مانتے ہوئے اس میں علم و تحقیق کے کئی دروازے وا کرنے کا کام اپنے ذمے لینا چاہیے۔

بہر حال Filtration کے اس عمل کی عورت میں سستی کی وجہ سے بہت سے زہریلے مرکبات اس کے پیشاب میں زیادہ مقدار میں جاتے ہیں کیونکہ ہارمونز کا عمل اپنی اثر انگیزی میں کمزور ثابت ہوتا ہے۔اس بنا پر بچی کے پیشاب کے مقابلہ میں چند ایسے مواد زیادہ مقدار میں جمع ہو جاتے ہیں جن کا خطرہ ان کی زیادہ مقدار میں ہوتا ہے جبکہ چند ایسے ہوتے جن کی مقدار بچے کی نسبت کم رہ جاتی ہے اور ان کا کم مقدار میں ہونا ہی زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔

کم مقدار کے زہریلے مادے یورک ایسڈ (Uric Acid)،یوریا (Urea) اور ایمونیا (Ammonia) کو پھیلنے اور بڑھنے میں مدد دیتا ہیں۔یہی وجہ ہے کہ خواتین کو بڑھتی عمر میں جوڑوں اور ہڈیوں کی درد میں اضافہ ہوتا رہتا ہے اور یہ اس عمر میں زیاہ ہوتا ہے جب اس ہارمونل نظام میں تبدیلی واقع ہوتی ہے یعنی جن (Harmones) زہروں کی مقدار زیادہ ہوتی ہے وہ ہیں CY3A4,CYP2A6,CYP2B6 اور جن کی مقدار کم ہوتی ہے،وہ ہیں P450,44T,CYPIA2,CYO2EI یورین ڈائی فاسفیٹ گلوکورونوسل ٹرانسفر وغیرہ۔(۴۴)

renal clearance of unchanged drug is decreased in

(۴۳) Environmental research Vol.104, Issue 1, May 2007, Pages 7-8 on Methodologies for the Safety Evluation of Chemicals: Workshop 16. Gender Differences and Human and Ecological risk.

(۴۴) Evluation of Chemicals: Workshop 16. Gender Differences and Human and Ecological risk.

www.KitaboSunnat.com